(۴۴)

خبیث الطبع لوگوں کی شرارتوں کا ذکر

(فرمودہ ۲۸۔ مارچ ۱۹۳۰ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

ہمارے دوستوں کو معلوم ہے کہ بعض منافق طبع لوگ ہماری جماعت سے نکل کر خصوصیت سے میرے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ جو کچھ انہوں نے اِس وقت تک کیا ہے وہ اپنی ذات میں خود اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ انسانیت کا معزز نام جو اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کے لئے رکھا ہے اس کے وہ مستحق نہیں۔ ان کے اخبار کا ایک پرچہ کل مجھے ملا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی شرارت اور خباثت میں اب اس مقام پر پہنچ گئے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے دشمنوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معاندوں کے سوا شاید اِس وقت تک اس کی کوئی اور نظیر نہ مل سکے۔ رسول کریم ﷺ جب مدینہ میں گئے اور دشمنوں نے جب مقابلہ میں پورا زور لگا کر دیکھ لیا کہ کچھ نہیں بنتا تو آخر اُبی بن کعب نامی ایک شخص نے یہ تدبیر اختیار کی کہ آپؐ کے خاندان کی عورتوں سے عشق کا اظہار کرنے کے لئے اشعار لکھنے شروع کئے جن سے یہ معلوم ہو کہ اُن سے اس کا ناجائز تعلق ہے اور اس طرح اُس نے یہ چاہا کہ آپ کے ننگ و ناموس کی چادر کو پھاڑ دے لیکن جن کو اللہ تعالیٰ عزت دیتا ہے انسان ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ وہ خود تو ایسا پھاڑا گیا کہ آج تک کوئی بھی اس کا یا اس کی اولاد کا نام نہیں لیتا لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے وہ بلند رُتبہ اور عزت کا مقام عطا فرمایا جو آج تک قائم ہے اور ہمیشہ قائم رہے گا اور آپ کی عزت کے خلاف زبان کھولنے والا آج بھی اُسی طرح خدا تعالیٰ کی گرفت کے نیچے ہے۔

جس طرح آپ کی زندگی میں تھا۔

میرے خلاف باتیں بناتے بناتے جب ان لوگوں نے دیکھا کہ یہ برداشت کئے جاتا ہے اور ہماری غرض پوری نہیں ہوتی تو اب اسی قسم کی شرارتوں کا ارتکاب شروع کر دیا ہے جو رسول کریم ﷺ کے دشمنوں نے انجام کار اختیار کی تھیں۔ تازہ پرچہ میں میری بیویوں کے متعلق یہ شائع کیا گیا ہے کہ انہوں نے کسی دکان سے دو تھان چُرائے اور پھر پکڑے جانے پر اپنی عزت کو کئی گھنٹوں کے لئے اُس دُکاندار کے حوالے کر دیا۔ اسی طرح قادیان میں چند سال ہوئے ڈھاب میں سے ایک ضائع شدہ بچہ کی لاش ملی تھی اُس کے متعلق انہوں نے لکھا ہے کہ وہ میری لڑکی کا حمل تھا جو ہم نے اُس جگہ ڈلوا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان باتوں سے اچھی طرح واقف اور آگاہ ہے اور اُس کا فضل اپنے وقت پر ظاہر ہو کر بتا دے گا کہ یہ شرارتیں اور خباثتیں اُس کی نظر میں کیا وقعت رکھتی ہیں۔ اِس فتنہ کے شروع ہونے سے پہلے میں نے ان لوگوں کو بلا کر کہا تھا کہ تم یہ سب شرارتیں محض اِس وجہ سے کر رہے ہو کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں بدلہ نہیں لوں گا ورنہ احمدیت کے علاوہ بھی میں ایسے خاندان سے تعلق رکھتا ہوں جو کبھی کسی بڑے سے بڑے بادشاہ سے بھی نہیں ڈرا۔ اگر احمدیت میرے راستہ میں حائل نہ ہوتی اور دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا بادشاہ بھی ایسی بات میرے متعلق کہتا تو پیشتر اس کے کہ اُس کی فوج حرکت کرتی میں اُس کی گردن کاٹ کر رکھ دیتا۔ صرف احمدیت ہی میرے راستے میں روک ہے ورنہ ہمارے خاندان نے کبھی کسی کی بیہودہ بات نہیں سُنی ۔ ہمارا خاندان انگریزوں کے عہد میں بھی رہا ہے اور سکھوں کے عہد میں بھی لیکن اس کے کسی فرد نے کبھی کسی کی لجاجت اور خوشامد نہیں کی اور اعزاز کے لحاظ سے اس کا ایسا رُتبہ تھا کہ دہلی کا وزیر ایک دفعہ یہاں آیا اور اُس نے افسوس کیا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ مغلیہ خاندان کے ایسے افراد بھی ہندوستان میں موجود ہیں تو میں کبھی ایسے نکمّے آدمی کو دہلی کے تخت پر نہ بٹھلاتا۔ مگر چونکہ ہمارا خاندان خوشامد پسند نہ تھا اس لئے وہ باوجود بہت بڑے اعزاز کے دہلی سے بے تعلق رہتا تھا۔

غرض ذاتی طور پر ہم لوگ دنیا کے کسی فرد سے نہیں ڈرتے اور کسی حکومت کی بھی پرواہ نہیں کرتے لیکن اسلام اور احمدیت نے ہمارے اعمال پر آ کر ایک اور رنگ چڑھا دیا ہے اور ہم اس کے احکام کے ماتحت اپنے جذبات پر قابو رکھنے پر مجبور ہیں اور جس طرح میں اپنے جذبات پر

قابو رکھتا ہوں آپ لوگوں سے بھی یہی امید رکھتا ہوں۔ یقیناً آپ لوگوں میں سے کوئی بھی غیرت میں مجھ سے زیادہ نہیں اور قرآن کریم کو بھی میں سب سے زیادہ سمجھتا ہوں پس اگر قانون شکنی ہی جائز ہوتو آپ لوگوں سے زیادہ اس کا میں حقدار ہوں۔ چند سال ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایک شخص نے یہ الزام لگایا اور اشتہار شائع کر کے باہر تمام شہروں میں تقسیم کئے کہ آپ باہر سے آنے والی عورتوں کو چھیڑتے تھے اور اس وجہ سے لاہور کا ایک تحصیلدار آپ سے برگشتہ ہوگیا ہے۔ دشمن تو ایسی باتیں کیا ہی کرتے ہیں مگر مؤمن کے تمام کام اللہ تعالیٰ کی ذات پر منحصر ہوتے ہیں۔ ہم بے غیرت نہیں ہیں لیکن ایمان کی وجہ سے رُکے ہوئے ہیں ایمان کی وجہ سے ہی ہماری ساری دنیا سے لڑائی ہے لیکن اگر ایمان اور قرآن کریم کے احکام کے خلاف ہم عمل کریں تو ہمارا دین بھی گیا اور دنیا بھی۔ اس لئے اپنے ایمان کو بچانے کی فکر کرو۔ خوب سمجھ لو کہ یہ ہماری اپنی ہی کوتاہیوں کا نتیجہ ہے کہ ایسی باتیں سننی پڑتی ہیں۔ جماعت کے اندر بعض ایسے منافق ہیں جو ایسے لوگوں سے جا کر ملتے ہیں۔ اگر آپ کے اندر جوش ہے تو منافقین کا مقابلہ کریں۔ مقابلہ سے میری مراد یہ نہیں کہ اُن کو لٹھ مار دو بلکہ یہ ہے کہ انہیں بتا دو کہ تمہارے افعال کو ہم نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان سے ایسے رنگ میں معاملات کرو کہ انہیں پتہ لگ جائے کہ تم ان کے کاموں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو' اگر ان سے محبت اور ہمدردی کرو گے تو وہ اور دلیر ہوں گے۔ میں ایسے مشتبہ لوگوں میں سے بعض کے متعلق چند دنوں کے اندر ہی ایک کمیشن بٹھلانے والا ہوں۔ میرے پاس ان لوگوں کی لسٹ موجود ہے جو پوشیدہ طور پر ان لوگوں سے ملتے ہیں یا جن سے یہ لوگ ملتے ہیں۔ جب دشمن کو یہ دلیری ہو کہ خود جماعت کے اندر میری تائید کرنے والے لوگ ہیں تو وہ اور زیادہ دلیر ہو جاتا ہے۔ مجھے خوب معلوم ہے کہ احمدی کہلانے والے بعض آدمی چھوٹی چھوٹی اغراض کیلئے ان کے پاس جاتے اور انہیں یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ تمہارا مقابلہ ان سے ہے ہم سے تو نہیں اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جو ایمان کے لحاظ سے اچھے سمجھے جاتے ہیں مگر وہ چھوٹی چھوٹی اغراض کیلئے ایسی خوفناک غداری سے پرہیز نہیں کرتے۔

پس میں آپ لوگوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ گھر کے منافقوں کی اصلاح کرو۔ جب تک کوئی قوم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث نہیں بناتی اس پر فضل نازل نہیں ہوتے اس لئے اسلامی تعلیم پر اس طرح عمل کرو کہ اس کے فضلوں کے وارث بن جاؤ اور قرآن کریم کی تعلیم پر

اس طرح عمل کرو کہ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو جائے۔ جماعت کے اندر سے منافقت کا نشان مٹا ڈالو وگرنہ بے جا جوش کے ماتحت کام کرنے میں مجھے کسی کی مدد کی احتیاج نہیں۔ میں خاندانی طور پر نہ کسی بادشاہ سے ڈرتا ہوں اور نہ کسی حکومت سے' ایسے کاموں کے لئے مجھے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں لیکن مجھے احمدیت نے روکا ہوا ہے اس لئے میں کسی کو بھی ایسے کاموں کی اجازت نہیں دے سکتا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے ظالم بننے کی بجائے مظلوم بننا اچھا ہے اس لئے اس قسم کی باتوں کی طرف میں کسی کو نہیں بلاتا۔ میں خود ایسا غیرت مند ہوں کہ اگر اسلام قانون شکنی سے نہ روکتا تو میں اپنی ذات کے لئے اور کسی کو آواز نہ دیتا اور نہ ہی اس کے لئے مجھے کسی کی مدد کی احتیاج ہوتی۔ اور میں سمجھتا ہوں یہ باتیں بھی خدا تعالیٰ نے میرے سر سے دوسروں کا احسان اُتارنے کے لئے پیدا کی ہیں۔ جب کوئی انسان خلافت پر متمکن ہوتا ہے تو اُسے دینی اغراض کے ماتحت کئی لوگوں سے کام لینے پڑتے ہیں اس لئے مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ گالیاں دلوائیں کہ وہ احسان اُتر جائے۔ گالیاں مجھے آپ کے لئے ہی سُننی پڑتی ہیں اپنی ذات کی وجہ سے نہیں۔ میری زندگی میں بعض دشمن میرے متعلق ان باتوں کو سُن کر حسد کی وجہ سے خوش ہوتے ہیں لیکن آئندہ نسلیں ان پر لعنتیں کریں گی اور یہ قیامت تک اسی طرح ملعون سمجھے جائیں گے جس طرح یزید' ابوجہل یا فرعون۔ اور خدا تعالیٰ کی ازلی اور ابدی لعنت ان پر پڑے گی۔ وہ اپنی زندگیوں میں ہی خدا تعالیٰ کے غضب کے نشان دیکھ لیں گے اور ایک لعنت تو ظاہر ہو چکی ہے کہ اس فتنہ کی ابتداء میں یہ لوگ دعویٰ کرتے تھے کہ ہم مسیح موعودؑ کو مانتے ہیں لیکن آج یہ حالت ہے کہ سیالکوٹ کے ضلع میں انہوں نے صداقت مسیح موعود پر احمدیوں سے مباحثہ کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ناپاک اعتراض کئے۔ کیا خدا تعالیٰ کے مأمور کا انکار لعنت نہیں۔ مباہلہ کا نشان ان کے لئے ظاہر ہو گیا کہ ان کے ایمان سلب ہو گئے۔ صداقت کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اس سے ایمان بڑھتا ہے لیکن جھوٹ ایمان کو ضائع کر دیتا ہے۔ میری صداقت پر خود ان کی کارروائیوں سے مُہر ہو گئی اور مباہلہ کا نشان پورا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمانی موت دے دی۔ جسمانی باقی ہے وہ بھی اِنْشَاءَ اللّٰہُ آسمانی عذابوں کے ساتھ ہو گی۔

ان لوگوں کا خیال ہے کہ قادیان میں شاید سارے ہی منافق رہتے ہیں لیکن یہ ان کا خیال غلط ہے صرف ایمان کی وجہ سے اور اسلام کے احکام کی پابندی کے باعث کوئی کچھ کر نہیں سکتا ورنہ

یہاں ایسے مخلص ہیں کہ ان کے دل ان لوگوں کو سزا دینے کے لئے بے تاب ہیں۔ اس فتنہ کے شروع میں مَیں نے ان کو بلا کر کہا تھا کہ قادیان کے اندر مشہور شرابی بھی رہتے ہیں، بے نماز بھی یہاں ہیں اگر تم میں جرأت ہے تو بازار میں کھڑے ہو کر ان کے خلاف کہہ تو دو کہ فلاں شخص شرابی یا کم از کم بے نماز ہی ہے پھر دیکھو کیا ہوتا ہے اور وہ جوتوں سے سیدھا کر دیتا ہے یا نہیں لیکن میرے خلاف تم اس لئے اس قدر شور و شر کر رہے ہو کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے ہاتھ نہیں اُٹھانا۔ منافق سخت بُزدل ہوتا ہے وہ اُسی وقت دلیر ہوتا ہے جب اسے معلوم ہو کہ میرے ہاتھ کو روکنے والا کوئی نہیں۔ بعض منافق جا کر ان سے کہتے ہیں کہ ساری جماعت تمہارے ساتھ ہے اور وہ سمجھتے ہیں یہاں کوئی بھی مخلص نہیں اور اس لئے وہ اور بھی شرارتوں میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ اس کی ذمہ داری گورنمنٹ پر بھی ہے کیونکہ گورنمنٹ کا قانون ہی ایسا ہے کہ جتنا کوئی شرافت سے کام لے وہ خاموش رہتی ہے اور جتنا کوئی بدمعاشی کرے وہ اس کی تائید کرتی ہے لیکن اسلام کی تعلیم اس کے برعکس ہے۔ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی آنکھ سے اپنی عورت کو بدکاری کرتے دیکھے تو کیا وہ اسے قتل کر دے۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ اس نے عرض کیا شریعت نے بھی تو اس کو مار ڈالنے کا حکم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ باوجودیکہ اسلام نے مار دینے کا حکم دیا ہے اس شخص کو خود قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں۔ حکومت خود دخل دے گی۔ پس اسلام فساد کے موقع پر مظلوم کو خاموش رہنے اور حکومت کو اس کا بدلہ لینے کی تعلیم دیتا ہے لیکن انگریزی قانون کہتا ہے کہ جب فساد کا خطرہ ہو ہم اُس وقت دخل دیں گے۔ گو فساد کی تعلیم خود قانون دیتا ہے اس لئے شریف الطبع لوگ قانون کی حفاظت سے باہر ہیں اور خبیثوں کی تائید کیلئے وہ تیار رہے۔ مگر باوجودیکہ ہماری پوزیشن نازک ہے اور حکومت کا قانون اس کے خلاف دلوں کو جوشوں سے بھر دینے والا ہے اور باوجودیکہ حکومت کے بعض ناقص قانون فساد کا اصل موجب اور فسادیوں کے مؤید ہیں ہم اس کی مخالفت نہیں کر سکتے۔ چونکہ مذہب ہمیں اطاعت کا حکم دیتا ہے ہم حکومت کی ایسی خدمت کرتے ہیں کہ اس کے پانچ پانچ ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ پانے والے ملازم بھی کیا کریں گے مگر یہ سب دین کیلئے ہے۔ کسی لالچ کیلئے نہیں۔ باوجودیکہ حکومت کا قانون یہی بتاتا ہے کہ امن پسند لوگ فائدہ میں نہیں رہتے۔ مگر ہم اس غیر منصفانہ فعل کے باوجود اس کی تائید ہی کریں گے وہ جس طرح چاہے اپنے آئین کی پابندی

کرے۔ ہم اپنے آئین کی پابندی کریں گے۔ کسی شاعر نے کہا ہے۔

وہ اپنی خُو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں بدلیں

پس اگر وہ اپنے قانون کو نہیں بدلتی تو ہم اپنی وضع کیوں چھوڑیں۔ حکومت نے تو انصاف حاصل کرنے کا یہ طریق رکھا ہے کہ انسان لٹھ لیکر کھڑا ہو جائے پھر وہ بھی دخل دے دیتی ہے لیکن اگر کوئی برداشت کر لے تو پھر یہی کہا جاتا ہے کہ تم چونکہ خاموش ہو گئے اس لئے تمہارا کوئی حق نہیں۔ مگر خیر وہ اپنے اسی قانون کی بے شک پابند رہے ہم اپنے مسلک کو نہیں چھوڑ سکتے۔

ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اس بات کے اہل ثابت ہوں کہ خدا تعالیٰ کا فضل ہمارے شاملِ حال ہو سکے پھر وہ خود بدلہ لے گا۔ اگر آپ لوگ منافقوں سے تعاون نہ کریں تو ان کو کبھی بھی جرأت نہیں ہو سکتی لیکن مجھے معلوم ہے کہ یہاں بعض بڑی عمر کے لوگوں میں سے بھی، چھوٹوں میں سے بھی، عورتوں میں سے بھی، اور طالب علموں میں سے بھی ایسے وجود ہیں جو ان سے جا کر ملتے ہیں اور ان کی پیٹھ ٹھونکتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ سارا قادیان تمہارے ساتھ ہے اور وہ سمجھ لیتے ہیں کہ کسی کو جوش نہیں آئے گا۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہاں منافق ہیں مجھے رؤیا میں ان کی شکلیں بھی دکھائی گئی ہیں۔ مگر رؤیا کی بناء پر نہیں بلکہ ان اطلاعات کی بناء پر جو مجھے پہنچتی رہتی ہیں میں بہت جلد ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کروں گا۔ ہم ان کو کچھ کہیں گے نہیں لیکن اعلان کر دیا جائے گا کہ ان لوگوں کا جماعت سے تعلق نہیں تا ان کے کاموں کو جماعت کی طرف نہ منسوب کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ خَبِیْرٌ وَ بَصِیْرٌ آسمان پر موجود ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ میں نے آج تک ان کیلئے بددعا نہیں کی اور میں یقین رکھتا ہوں کہ آئندہ بھی ایسا نہیں کروں گا اب بھی میں ان کیلئے بددعا نہیں کرتا بلکہ یہی دعا کرتا ہوں کہ اگر ان کے دل کے کسی گوشہ میں ایمان موجود ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے دے اور اگر کسی گوشہ میں بھی ایمان نہیں تو پھر بھی وہ جو سلوک چاہے ان سے کرے۔ میں یہ باتیں دکھاوے کیلئے نہیں کہتا۔ انسان لوگوں کے سامنے دکھاوا کر سکتا ہے مگر خدا گواہ ہے کہ رات کی تنہائیوں میں بھی جب میرا کوئی عزیز سے عزیز بھی سننے والا نہیں ہوتا، میں نے ان کیلئے دعائیں ہی کی ہیں اور اب بھی یہی کہتا ہوں کہ میرا یہ حق نہیں کہ کہوں: خدایا ان کو سزا دے بلکہ یہی کہتا ہوں کہ جو تیری مرضی ہو وہی کر کیونکہ تیری مرضی ہی اعلیٰ اور برکت کا موجب ہے۔

(الفضل یکم اپریل ۱۹۳۰ء)